القرآن الكريم
وترجمة معانيه وتفسيره
إلى اللغة الأردية

یہ قرآن شریف مع ترجمہ و تفسیر خادم حرمین شریفین
شاہ فہد بن عبد العزیز آل سعود کی طرف سے ہدیہ ہے

مفت تقسیم کے لئے

شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس

مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾

اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے' انہیں کاٹتے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں' یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں[1] (۲۷)

كَیْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاكُمْ ۚ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾

تم اللہ کے ساتھ کیسے کفر کرتے ہو؟ حالانکہ تم مردہ تھے اس نے تمہیں زندہ کیا' پھر تمہیں مار ڈالے گا' پھر زندہ کرے گا'[2] پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔(۲۸)

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۲۹﴾

وہ اللہ جس نے تمہارے لئے زمین کی تمام چیزوں کو پیدا کیا'[3] پھر آسمان کی طرف قصد کیا[4] اور ان کو ٹھیک ٹھاک سات آسمان[5] بنایا اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔(۲۹)

گا۔ وہ عہد الست جو صلب آدم سے نکالنے کے بعد تمام ذریت آدم سے لیا گیا' جس کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے :
﴿ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ﴾ (الأعراف۔ ۱۷۲) نقض عہد کا مطلب عہد کی پروا نہ کرنا ہے (ابن کثیر)

(۱) ظاہریات ہے کہ نقصان اللہ کی نافرمانی کرنے والوں کو ہی ہوگا' اللہ کا یا اس کے پیغمبروں اور داعیوں کا کچھ نہ بگڑے گا۔

(۲) آیت میں دو موتوں اور دو زندگیوں کا تذکرہ ہے۔ پہلی موت سے مراد عدم (نیست یعنی نہ ہونا) ہے اور پہلی زندگی ماں کے پیٹ سے نکل کر موت سے ہمکنار ہونے تک ہے۔ پھر موت آجائے گی اور پھر آخرت کی زندگی دوسری زندگی ہوگی' جس کا انکار کفار اور منکرین قیامت کرتے ہیں۔ شوکانی نے بعض علماء کی رائے ذکر کی ہے کہ قبر کی زندگی (كَمَا هِيَ) دنیوی زندگی میں ہی شامل ہوگی (فتح القدیر) صحیح یہ ہے کہ برزخ کی زندگی' حیات آخرت کا پیش خیمہ اور اس کا سرنامہ ہے' اس لیے اس کا تعلق آخرت کی زندگی سے ہے۔

(۳) اس سے استدلال کیا گیا ہے کہ زمین کی اشیاء مخلوقہ کے لیے "اصل" حلت ہے۔ الا یہ کہ کسی چیز کی حرمت نص سے ثابت ہو (فتح القدیر)

(۴) بعض سلف امت نے اس کا ترجمہ "پھر آسمان کی طرف چڑھ گیا" کیا ہے (صحیح بخاری) اللہ تعالیٰ کا آسمانوں کے اوپر عرش پر چڑھنا اور خاص خاص مواقع پر آسمان دنیا پر نزول' اللہ کی صفات میں سے ہے' جن پر اسی طرح بغیر تاویل کے ایمان رکھنا ضروری ہے جس طرح قرآن یا احادیث میں بیان کی گئی ہیں۔

(۵) اس سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ "آسمان" ایک حسی وجود اور حقیقت ہے۔ محض بلندی کو سماء سے تعبیر نہیں کیا گیا ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ان کی تعداد سات ہے۔ اور حدیث کے مطابق دو آسمانوں کے درمیان ۵۰۰ سال کی مسافت ہے۔ اور زمین کی بابت قرآن کریم میں ہے: ﴿ وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ﴾ (الطلاق۔ ۱۲) (اور زمین بھی آسمان کی مثل